سوال

(405)مسافر مکہ پہنچنے پر روزہ چھوڑ دے تاکہ آسانی سے عمرہ کرسکے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسافر جب روزے کی حالت میں مکہ میں پہنچ جائے توکیا وہ روزہ توڑ دے تاکہ وہ آسانی کے ساتھ عمرہ ادا کرسکے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے سال مکہ میں بیس رمضان کو داخل ہوئے تھے اور اس وقت آپ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا، مکہ میں آپ نماز بھی دو رکعت پڑھتے اور اہل مکہ سے فرماتے تھے:

«یَا اَہْلَ مَکَّةَ اَتِمُّوا فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ» (موطا امام مالک، الحج، ح: ۲۰۲، ۲۰۳ وکتاب السفر (۱۹)

''اے اہل مکہ تم اپنی نماز پوری کرلو، ہم مسافر لوگ ہیں۔''

صحیح بخاری سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے مہینے کے باقی ایام میں بھی مکے میں روزے نہیں رکھے کیونکہ آپ مسافر تھے۔ مکہ پہنچ کر عمرہ کرنے والے کا سفر ختم نہیں ہوتا اور اگر مکہ میں آتے وقت اس نے روزہ نہ رکھا ہو تو اس کے لیے یہ لازم نہیں کہ کھانے پینے سے رکا رہے۔ بعض لوگ سفر میں بھی روزے رکھتے رہتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ موجودہ وقت میں روزے رکھنے میں کوئی دشواری نہیں ہے، لہٰذا روزے کی حالت میں جب مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں، تو وہ بہت تھکے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کیا روزے کو جاری رکھوں اور عمرہ کو روزہ افطار کرنے کے بعد ادا کروں یا روزہ چھوڑ دوں اور مکہ پہنچنے کے فوراً بعد عمرہ ادا کرلوں؟ اس صورت میں ہم اس کے لیے کہیں گے کہ افضل یہ ہے کہ تم روزہ چھوڑ دو تاکہ مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے فوراً بعد عمرہ ادا کرلو؟ مذکورہ صورتحال میں اس کے لیے اَفضل یہ ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے تاکہ مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے فوراً بعد ہشاش بشاش ہوکر عمرہ ادا کرسکے کیونکہ عمرے کی غرض سے آنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے فوراً بعد عمرہ ادا کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرے کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو آپ فوراً عمرہ ادا فرماتے حتیٰ کہ اپنی سواری کو مسجد حرام کے پاس بٹھاتے اور عمرہ ادا کرنے کے لیے مسجد میں تشریف لے جاتے، لہٰذا اے عمرہ ادا کرنے والے! تمہارا روزہ چھوڑ دینا تاکہ دن کے وقت چاق وچوبند ہوکر عمرہ ادا کرسکو اس سے افضل ہے کہ تم اپنا دن حالت روزہ میں گزارو اور پھر روزہ افطار کرنے کے بعد رات کو عمرہ ادا کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ غزوئہ فتح کے سفر میں آپ روزے کی حالت میں تھے، لوگوں نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! لوگوں کو روزے کی وجہ سے بہت مشکل پیش آرہی ہے اور وہ اس انتظار میں ہیں کہ آپ کیا طرز عمل اختیار فرماتے ہیں۔''

یہ عصر کے بعد کا وقت تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور اسے نوش جان فرمالیا۔ لوگ دیکھ رہے تھے کہ آپ نے اثنائے سفر روزہ افطار کرلیا اور افطار بھی دن کے آخری حصے میں کیا۔

اور یہ سب اس لیے تھا کہ آپ امت کے لیے اس بات کو بیان فرمادیں کہ یہ جائز ہے۔ بعض لوگوں کا تکلف اور مشقت کے ساتھ دوران سفر حالت روزہ میں رہنا بلاشک خلاف سنت ہے اور ایسے لوگوں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان صادق آتا ہے :

«لَيسَ مِنَ البِرِّ الصَّومُ فِي السَّفَرِ» (صحيح البخاري، الصوم، باب قول النبی لمن ظلل عليه واشتد الحر : ''ليس من البر الصيام فی السفر'' ح : ١٩٤٦ و صحيح مسلم، الصيام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافرين من غير معصية، ح : ١١١٥)

''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 378

محدث فتویٰ